Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

از الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

تار کا پتہ الفضل لاہور ۔ ٹیلیفون نمبر ۲۹۲۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ،،
سہ ماہی ۷ ،،
ماہوار ۲½ ،،

فی پرچہ ۲ آنے

یوم پنجشنبہ

۹ ذیقعد ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ ٭ ۳۱ وفا ۱۳۳۱ ہش ۳۱ جولائی ۱۹۵۲ء ٭ نمبر ۱۸۰

اخبار احمدیہ

لاہور ۳۰ جولائی ۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کو ٹمپریچر آج 99.5 ہے ۔ دل کی حالت بھی بدستور ہے ۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں

بیس میل لمبے ٹڈی دل کا حملہ

کراچی ۳۰ جولائی ۔ کراچی کے قریب بیس میل لمبے ٹڈی دل نے حملہ شروع کر دیا ہے اگرچہ انسدادی تدابیر اختیار کرنے والا محکمہ فوری طور پر ہوائی جہازوں کے ذریعہ جراثیم کش دوائیں چھڑک کر ٹڈیوں کا خاتمہ کرنے میں کامیاب رہا ہے ۔ لیکن خطرہ ہے کہ ٹڈیوں نے انڈے بچے نہ دیدیئے ہوں اسلئے دوائیں چھڑکنے کی مہم بدستور جاری ہے ۔ ٹڈی دل کا رخ مشرق کی جانب ہے

آزاد کشمیر کے وزراء کے درمیان محکموں کی تقسیم کا اعلان کردیا گیا

مظفر آباد ۳۰ جولائی ۔ آزاد کشمیر کے وزراء کے درمیان محکموں کی تقسیم کا اعلان کر دیا گیا ہے حکومت کے صدر کرنل شیر احمد خاں کے پاس قانون ، نظم و نسق ، سیاسی و خارجی امور ، دفاع اور سابق فوجیوں کے محکمے ہوں گے ۔ چوہدری نور حسین خاں کے سپرد ریونیو ، تعلیم و ترقی ، لوکل باڈیز اور امداد باہمی کے محکمے کئے گئے ہیں ۔ چوہدری حمید اللہ کو فنانس ، اطلاعات ، پریس ، مہاجرین کے مسائل ، بیت المال ، جیلخانہ جات اور تجارت و صنعت کے محکموں کا چارج دیا گیا ہے ۔ ضیاء الدین اندرابی صحت عامہ ، تعمیرات اور مواصلات وغیرہ کے انچارج ہوں گے ۔ سردار عبد القیوم کو جن محکموں کا چارج سونپا گیا ہے ۔ ان میں جنگلات ، زراعت ، سول سپلائز

خود کاشت رقبہ کے اعلان کی آخری تاریخ

لاہور ۳۰ جولائی ۔ خود کاشت کے رقبے کا اعلان کرنے اور زائد رقبے کو مزارعوں کو دینے کی تاریخ ۱۴ ستمبر ۱۹۵۲ء سے مزید دو ماہ کے لئے بڑھا دی گئی ہے ۔ اب یہ اعلان ۱۴ نومبر ۱۹۵۲ء تک مقررہ فارموں پر کئے جائیں گے

سید علی حسین گردیزی کا عزم کراچی

لاہور ۳۰ جولائی ۔ پنجاب کے وزیر ترقیات سید علی حسین شاہ گردیزی بدھ کو لاہور سے کراچی روانہ ہو گئے ہیں ۔ وہاں وہ پاکستان مجلس دستور ساز کی بنیادی اصولوں کی کمیٹی کے اجلاس میں شریک ہوں گے ۔ جو جمعہ سے شروع ہو رہا ہے مسٹر گردیزی کو اس جگہ کے لئے نامزد کیا گیا ہے جو شیخ کرامت علی صاحب کی وفات سے خالی ہوئی ہے ۔ وزیر ترقیات ایک ہفتے میں واپس تشریف لے آئیں گے ۔

مصر میں خاص پرمٹ حاصل کئے بغیر ملک سے باہر جانے کی ممانعت کردی گئی

"نئے آئینی مسائل کے متعلق مختلف سیاسی پارٹیوں میں عنقریب سمجھوتہ ہو جائیگا" (علی ماہر پاشا)

قاہرہ ۳۰ جولائی ۔ حکومت مصر نے مصر سے باہر جانیوالوں پر پابندی لگا دی ہے ۔ چنانچہ نئے احکامات کے مطابق کوئی شخص بھی وزارت داخلہ سے خاص اجازت حاصل کئے بغیر باہر نہیں جا سکتا ۔ اس حکم کا اطلاق بلا استثنیٰ تمام مصریوں پر ہوگا ۔ خواہ ان میں سے کوئی باہر جانے کے لئے عام قانون کے ماتحت پہلے ہی پاسپورٹ حاصل کر چکا ہو ۔ یہ پابندی اسلئے لگائی گئی ہے کہ پچھلے دنوں سابق بادشاہ شاہ فاروق کے بعض دوستوں اور حامیوں نے ملک سے فرار ہونے کی کوشش کی تھی ۔ وزیر اعظم علی ماہر پاشا نے کل رات اخبار نویسوں کو بتایا کہ شاہ فاروق کے دست بردار ہو جانے کے بعد سے جو نئے آئینی مسائل پیدا ہوئے ہیں ۔ امید ہے کہ عنقریب ان کے متعلق مختلف سیاسی پارٹیوں میں سمجھوتہ ہو جائے گا ۔ وفد پارٹی ۔ نے علی ماہر پاشا پر زور دیا ہے کہ ریجنسی کونسل منتخب کرنے کے لئے معزول شدہ پارلیمنٹ کا اگلے منگل تک اجلاس طلب کیا جائے ۔ کہا جاتا ہے کہ وفد پارٹی ریجنسی کونسل کے انتخاب کے بعد نئے سر سے عام انتخابات کرانے کی مخالفت نہیں کرے گی ۔ وفد رہنماؤں نے نئے حالات کے پیش نظر اپنی پارٹی کی تطہیر شروع کر دی ہے ۔

اس سال پاکستان میں گیہوں یا چاول کی کوئی قلت نہیں ہوگی (ناظم الدین)

کراچی ۳۰ جولائی وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین نے کہا ہے کہ اس سال پاکستان میں گیہوں یا چاول کی کوئی قلت نہیں ہوگی ۔ آج صبح آپ نے تمام صوبوں کے نمائندوں کی غذائی و زراعتی کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے اسبات پر اطمینان کا اظہار کیا کہ فصل خریف کی پیداوار بڑھانے کے لئے مناسب تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں ۔ نیز یہ کہ مغربی پاکستان میں بارشیں زیادہ ہونے کیوجہ سے فصل اچھی ہوئی ہے ۔ دوران تقریر میں آپ نے اس امر پر تشویش ظاہر کی کہ بعض علاقوں میں جن زمینوں پر اناج کی کاشت ہوتی تھی ۔ اب ان پر دیگر فصلوں کی کاشت کی جا رہی ہے ۔ آپ نے اس رجحان کے تدارک کیطرف توجہ دلائی ۔

وزیر خوراک پیرزادہ عبد الستار نے اپنی صدارتی تقریر میں بتایا کہ حکومت ایک لاکھ ٹن اناج کا ذخیرہ تیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ پیداوار بڑھانے کے سلسلے میں انہوں نے بیج مہیا کرنے ۔ نئے فارم کھولنے ۔ مخلوط اناج پیدا کرنے کھاد کی فراہمی اور ذخیرہ کرنے کی سہولتوں میں اضافہ کرنے کی اہمیت پر زور دیا ۔ کانفرنس میں ایسے ذرائع پر غور کیا گیا کہ جن کی مدد سے فصل ربیع کی پیداوار بڑھا کر معمول کے مطابق کی جا سکے نیز فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ پانچ سال کے اندر اندر پیداوار میں ۳۲ لاکھ ٹن کا اضافہ کیا جائے ۔ اضافی کی مقدار کو ۵ برابر کے حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے اس میں سے سال بہ سال ایک ایک حصے کا اضافہ ہوتا رہے گا ۔ اسمیں سے ہر ایک صوبے اور علاقے کا کوٹہ مقرر کر دیا گیا ہے ۔ چنانچہ مشرقی پاکستان کیلئے ۱۴ لاکھ ٹن پنجاب کے لئے ۱۲ لاکھ ۔ ۶۰ ہزار ٹن سرحد کیلئے ایک لاکھ ۶۵ ہزار ٹن ریاست بہاولپور کے لئے ۲ لاکھ ٹن بلوچستان کیلئے ۔ ۲۰ ہزار ٹن اور ریاست خیرپور کے لئے ۲۰ ہزار ٹن کے کوٹے مقرر کئے گئے ہیں ۔

حکومت ایران نے امریکہ کے فوجی مشن کو برطرف کردینے کا فیصلہ کرلیا

تہران ۳۰ جولائی ۔ تہران سے شائع ہونے والے ایک اخبار کی اطلاع کے مطابق حکومت ایران نے امریکہ کے فوجی مشن کو سبکدوش کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے وہاں کے ایک اور اخبار بختیار امروز نے لکھا ہے کہ شاہی خاندان کے بعض افراد کو ملک سے باہر بھیجنے کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں ان میں شاہ ایران کی والدہ شاہ کے بھائی علی رضا بہن شہزادی اشرف اور ان کے شوہر شامل ہیں کہا جاتا ہے کہ شاہ نے بعض غلط فہمیاں دور کرنے کے لئے ان کو باہر بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ کیونکہ ڈاکٹر مصدق کے بعض حامیوں نے دعوےٰ کیا ہے کہ یہ لوگ ڈاکٹر مصدق کے دوبارہ برسر اقتدار آنے کے مخالف تھے ۔

کیچڑ صاف کرنیوالی کشتیاں چاٹگام پہنچ گئیں

ڈھاکہ ۳۰ جولائی ۔ کیچڑ صاف کرنیوالی چار کشتیاں ایمسٹرڈم سے چاٹگام پہنچ گئی ہیں ۔ دو مزید کشتیاں عنقریب پہنچنے والی ہیں ۔ مشرقی پاکستان نے ہالینڈ سے ایسی چھتیس ۳۶ کشتیاں خریدی ہیں ۔ ان میں سے یہ پہلی کھیپ موصول ہوئی ہے ۔

ہندوستان کو ایک ارب ۶۳ کروڑ کا خسارہ

نئی دہلی ۳۰ جولائی ۔ اس سال پہلے پانچ مہینوں میں ہندوستان کو بیرونی تجارت میں ایک ارب ۶۳ کروڑ کا خسارہ رہا ہے ۔ جو برابر جاری ہے اس خسارے کی وجہ سے ہندوستان کے سٹرلنگ فاضلات میں ۹۰ کروڑ کی کمی واقع ہو چکی ہے ۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

خدام کا بارھواں سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ہمارا سالانہ اجتماع ۳۰-۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۵۲ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ یہ اجتماع نوجوانوں کی عملی تربیت کا مظہر ہوتا ہے۔ خدام اس میں اپنی علمی اور عملی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس اجتماع میں شمولیت کے لئے خدام کو ابھی سے تیاری کرنا چاہیئے۔

اجتماع پر اخراجات کے لئے مرکز کو چار پانچ ہزار روپے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن اس وقت تک مرکز میں صرف سوا صد روپیہ موصول ہوا ہے۔ زعماء اور قائدین حسب شرح چندہ اجتماع کی وصولی کر کے جلد دفتر میں بھجوا دیں تاکہ دفتر کماحقہ وقت پر اشیاء خرید سکے۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

اعلانات

(۱) جن دوستوں کو ان دنوں ربوہ آنے کا اتفاق ہو وہ مجھ سے ملیں

(سید) زین العابدین ولی اللہ شاہ ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

(۲) جماعت احمدیہ ایبٹ آباد صوبہ سرحد کی رسید بک ۳۱۹۷ گم ہوگئی ہے۔ اس کی گیارہ عدد رسیدات کاٹی ہوئی ہیں۔ بذریعہ اعلان ہذا دوستوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی صاحب کو یہ رسید بک ملے تو دفتر ہذا میں بھجوا دیں نیز کوئی صاحب اس نمبر کی رسید بک پر کسی قسم کا چندہ وغیرہ نہ دے۔ (ناظر بیت المال)

(۳) بیرون پاکستان ایک علاقے میں مختلف پیشہ ور احمدیوں کی ضرورت ہے جو احباب سمندر پار جاتے اور بیرونی دنیا میں کام کرنے کے خواہشمند ہوں وہ اپنے کوائف سے بہت جلد مطلع فرمائیں۔

ڈاکٹروں۔ کمپونڈروں۔ تاجروں اور دوسرے پیشہ وروں مثلاً گھڑی سازی۔ مستریوں۔ درزیوں اور نانبائیوں کے لئے بہترین مواقع کی امید ہے۔ اس لئے احباب جلد اس طرف توجہ فرمائیں۔ اس سلسلہ میں مزید معلومات کے لئے دفتر وکالت تبشیر کو لکھیں۔

نوٹ:- جو احباب اس سلسلہ میں خط و کتابت فرمانا چاہیں وہ ازراہ کرم اپنے حلقہ کے پریذیڈنٹ یا امیر کی معرفت درخواست بھجوائیں۔ نائب وکیل التبشیر ربوہ

"زمیندار" کی صریح غلط بیانی

اخبار "زمیندار" مؤرخہ ۲۳ جولائی میں "مرزائیت سے توبہ" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے کہ "محمد رفیق نے بخوشی و رغبت مولانا محمد صادق کے دست حق پرست پر مرزائیت سے توبہ کی" یہ سراسر دروغگوئی اور افتراء ہے محلہ اسلام آباد میں اس نام کا کوئی احمدی نہیں ہے۔ ہم نے مسٹر حفیظ نیازی کو آدمی دکھانے کے لئے کہا مگر اس نے ہر بار ٹال مٹول سے کام لیا اور آج تک نہ دکھا سکا۔ ایم۔ اے حفیظ۔ اسلام آباد گوجرانوالہ

تقرر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ احمد نگر

مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری کو آئندہ اپریل ۵۳ء تک کے لئے جماعت احمدیہ احمد نگر متصل ربوہ کا پریذیڈنٹ مقرر کیا جاتا ہے۔ ناظر اعلیٰ انجمن احمدیہ ربوہ

ازروئے احکام قرآنی زکوٰۃ دینے والے مومن لوگ دنیا اور آخرت میں کامیاب رہیں گے اور نمازیں و زکوٰۃ ادا کرنے والے لوگ ہی خدا تعالیٰ کی حقیقی ہدایت پر ہیں اور وہی کامیاب رہنے والے ہیں۔ پس زکوٰۃ ادا کر کے سرخروئی حاصل کریں۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

تصحیح } کل کے صفحہ ۲ کالم ۴ پر مندرجہ حدیث غلط چھپ گئی ہے۔ حدیث کے اصل الفاظ یہ ہیں:- فذالک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ و رسولہ احباب تصحیح فرمالیں

یکم تاریخ کو پہلا سودا خدا تعالیٰ کے نام پر کریں اور اس کا منافع بیرونی مساجد کی تحریک میں ادا کریں!

نامساعد حالات اور جماعت کا فرض

اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے۔ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ کہ تم کوئی نیکی حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک تم اپنی عزیز سے عزیز تر چیزوں میں سے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان نہ کرو۔ چنانچہ ہماری محبوب ترین چیزوں میں سے دولت و مال بھی ہے۔

نیز ہم نے عہد بھی کیا ہوا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ اگر ہم لوگ اپنی آمد کا وہ حصہ بھی ماہ بماہ ادا نہیں کرتے جو سلسلہ نے ہم پر بطور فرض عائد کیا ہوا ہے۔ تو پھر ہم اپنے عہد پر کس طرح قائم ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ جو بوجھ تم پر ڈالا گیا ہے۔ وہ دوسروں پر نہیں۔ لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ اس کے بارے جو انعام تمہیں ملنے والا ہے۔ وہ دوسروں کو نہیں ملے گا۔ آپ پر عیاں ہے کہ اس سال جماعت پر ایک غیر معمولی بوجھ پڑ رہا ہے۔ حالات وقت نہایت غیر موافق ہیں۔ اس لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے کا وقت ہے۔ کیونکہ مرکزی ضروریات کی تکمیل ایسے حالات میں اشد ضروری ہے۔ لیکن آمد کی رفتار تشویشناک ہے۔ موجودہ آمد کی رفتار کو مدنظر رکھتے ہوئے امید نہیں کی جا سکتی کہ بجٹ سال رواں پورا ہو سکے۔ اس میں شک نہیں کہ جماعت میں اخلاص بحد ہے۔ جس کا دشمن بھی اعتراف کرتا ہے۔ بنا بریں ہمیں قیاس کرنا پڑے گا کہ عہدہ داران جماعت سستی اور لاپرواہی سے کام لے رہے ہیں۔ اور لازمی چندہ جات کی وصولی صحیح طور پر نہیں کر رہے۔ لہذا میں ممنون ہوں گا کہ عہدیداران مال اور خصوصاً امراء صوبہ و ضلع لازمی چندہ جات (چندہ عام۔ چندہ مستورات حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ) کی ادائیگی مع بقایا سال گذشتہ کی طرف توجہ مبذول فرما کر اس گرتی ہوئی تشویشناک رفتار آمد کو پھر سے برقرار فرمائیں گے تا سلسلہ کے اشد ضروری حوائج کے پورا کرنے میں روک پیدا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(نظارت بیت المال)

احباب یکم اگست (جمعہ) کو خصوصیت سے دنیا میں امن کے قیام کیلئے دعا کریں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

کیلیفورنیا (امریکہ) سے ڈاکٹر الفرڈ ڈبلیو پار کو ایگزیکٹو سیکرٹری دی انٹرنیشنل ورلڈ پیس ڈے کمیٹی کا خط سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں موصول ہوا جس میں انہوں نے یہ درخواست کی ہے کہ ۲ اگست کو ان کی کمیٹی کی طرف سے "یوم امن" منایا جا رہا ہے۔ اس میں جماعت احمدیہ کے افراد بھی شامل ہو کر اس دن یا اس سے پہلے آنیوالے جمعہ کے دن امن کے لئے دعا کریں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس پر فرمایا کہ:- امن کی اپیل خواہ کسی طرف سے بھی ہو قابل تعریف ہے۔ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی طرف سے دعا مانگیں کہ دنیا میں امن کا دور دورہ ہو۔ پس اسباب کو نظر انداز کرتے ہوئے کہ یہ تحریک کس طرف سے ہے۔ ہم اس تحریک میں شامل ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ تمام دوستوں کو چاہیئے کہ یکم اگست ۱۹۵۲ء جمعہ کے روز خدا تعالیٰ سے یہ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ دنیا کی موجودہ بے اطمینانی اور بدامنی کی حالت کو دور فرمائے۔ اور لوگوں کو امن اور اطمینان بخشے۔

خصوصیت سے مندرجہ ذیل دعا کی جائے۔ یہ دراصل سورۃ فاتحہ کا ترجمہ ہے۔ اس سورۃ فاتحہ پڑھتے ہوئے خاص طور پر ان مطالب کو مدنظر رکھا جائے۔

دعا:- اے خدا ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ ایسا راستہ جس پر مختلف اقوام کے چنیدہ لوگ جنہوں نے تیری رضامندی کو حاصل کر لیا تھا چلے تھے۔ ہمارے ارادے پاکیزہ ہوں۔ ہماری نیتیں درست ہوں۔ ہمارے خیالات ہر بدی سے پاک ہوں۔ اور ہمارے عمل ہر قسم کی کجی سے منزہ ہوں۔ سچائی اور صداقت کے لئے ہم اپنی ساری خواہشات اور رغبتیں قربان کر دیں۔ ایسا انصاف جس میں رحم ملا ہوا ہو ہمارے حصہ میں آئے اور ہم تیرے ہی فضل سے دنیا میں سچا امن قائم کرنیوالے ہو جائیں۔ جس طرح کہ تیرے برگزیدہ بندوں نے دنیا میں امن قائم کیا اور تو ہمیں ایسے تمام کاموں سے محفوظ رکھ جن کی وجہ سے تیری ناراضگی حاصل ہوتی ہے۔ اور تو ہمیں اس بات سے بھی بچا کہ ہم جوش عمل سے اندھے ہو کر ان فرائض کو بھول جائیں جو تیری طرف سے عائد ہوتے ہیں۔ اور ان طریقوں سے بے راہ ہو جائیں جو تیری طرف لے جاتے ہیں"۔ نوٹ:- یکم اگست کے روز مساجد کے امام اپنے خطبات میں "اسلام اور امن عالم" کے متعلق روشنی ڈالیں (نائب وکیل التبشیر ربوہ)

بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ نبی اللہ کی آمد سب کے نزدیک مسلّم ہے

مودودی صاحب نے اپنے حالیہ بیان میں جو آپ نے مسلمانوں کی جماعت احمدیہ کی تخویف اور ترہیب کے لئے اپنے ترجمان روزنامہ "تسنیم" کی اشاعت ۲۶ جون ۱۹۵۲ء (دراصل ۲۵ جون ۱۹۵۲ء) میں شائع کرایا ہے اس میں فرمایا ہے کہ:-

"قرن اوّل سے تمام مسلمان آج تک اس بات پر متفق رہے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ ان پر سلسلہ نبوت ختم ہو چکا ہے اور ان کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں"

یہ ایک مغالطہ ہے۔ کیونکہ نہ صرف قرن اوّل سے لے کر آج تک تمام مسلمان اس بات پر متفق رہے ہیں کہ خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی ضرور آئے گا۔ بلکہ صحیح بخاری کی حدیث سے ثابت ہے کہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عیسےٰ ابن مریم علیہ السلام کی اپنے بعد آنے کی پیشگوئی فرمائی ہے اور آج بھی چند نئے تعلیم یافتہ لوگوں کے سوا تمام مسلمان یہی اعتقاد رکھتے ہیں اور آنے والے کا بڑی بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں اور سب انکو نبی اللہ مانتے ہیں اور سب یہ مانتے ہیں کہ جب آپ آئیں گے تو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دین یعنی دین اسلام کی اشاعت کریں گے۔ دوسرے لفظوں میں آپ نبی اللہ بھی ہوں گے اور امتی بھی۔

ہمیں یقین ہے کہ خود مودودی صاحب اور آپ کی جماعت کے ارکان کا بھی یہی اعتقاد ہے اس لئے کیا یہ کہنا غلط نہیں ہے کہ تمام مسلمان قرنِ اول سے اس بات پر متفق ہیں کہ آنحضرتؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا؟

سوال یہ نہیں ہے کہ وہ نبی دنیا میں پہلے بھی آ چکا ہے یا نہیں۔ سوال صرف یہ ہے کہ آیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آئے گا یا نہیں؟ یہاں زمانے کا سوال ہے پرانے اور نئے نبی کا امتیاز کسی آیت یا کسی حدیث میں نہیں کیا گیا جس کے معنی مودودی صاحب بزور تاویل لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا کرتے ہیں۔

مودودی صاحب نے اپنے بیان میں آگے چل کر نئی اور پرانی نبوت کا ایچ پیچ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"مسلمانوں کی پوری تاریخ گواہ ہے کہ انہوں نے اپنے درمیان نئی نبوت کے دعوے کو کبھی چلنے نہیں دیا اور جہاں کہیں اس فتنے نے سر اٹھایا۔ سارے مسلمانوں نے بالاتفاق اس کا سر کچل دیا"

اس تاریخی شہادت سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے وہ صرف اتنا ہے کہ مسلمانوں میں جھوٹے مدعیانِ نبوت اب تک فروغ نہیں پا سکے لیکن کیا اس سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام نبی اللہ تشریف لائیں گے تو مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس تاریخی شہادت کے پیش نظر نعوذ باللہ ان کا بھی سر کچل دیں اور جو لوگ ان پر ایمان لائیں گے کہ واقعی یہ وہی حضرت عیسےٰ علیہ السلام نبی اللہ ہیں جن کے متعلق حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زبردست پیشگوئیاں کی ہوئی ہیں۔ کیا اس شہادت کے پیش نظر لازم آتا ہے کہ ان کو ذمی اقلیت قرار دے کر خارج از اسلام کر دیا جائے؟

آخر مودودی صاحب کو بتانا چاہیئے کہ اسلامی حکومت کے پاس وہ کونسی کسوٹی ہوگی جس پر کس کر وہ فیصلہ کر سکے گی کہ یہ اصلی حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہیں نقلی نہیں۔ اگر نبیوں کو پرکھنے کی کوئی کسوٹی ہے تو وہ ذرا ہمیں بھی دکھا دی جائے تاکہ ہم اس پر مسیح موعود علیہ السلام کو پرکھ کر دیکھ لیں۔

بات دراصل یہ ہے کہ کسی نبی پر ایمان لانا یا نہ لانا دل کا معاملہ ہوتا ہے اور دل کا تعلق براہ راست اللہ تعالےٰ کے ساتھ ہے۔ خود نبی اللہ کے ساتھ بھی نہیں۔ جن لوگوں نے سرسری نظر سے بھی قرآن و حدیث کا مطالعہ کیا ہے وہ اس اصول کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ خود سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں جابجا فرمایا ہے لست علیھم بمصیطر لست علیھم بوکیل

جب خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی کسی کے ایمان کا فیصلہ نہیں کر سکتے تو ایک اسلامی کہلانے والی حکومت کو خواہ وہ کتنی بھی اسلامی کیوں نہ ہو یہ حق کہاں سے پیدا ہو گیا ہے کہ وہ فیصلہ کرے۔ کہ مسیح موعود کا دعویٰ کرنے والا اصلی عیسےٰ بن مریم علیہ السلام ہے یا نہیں جس کے آنے کی خبر مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی ہے۔

یہاں ہم مودودی صاحب کی معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے یہ بھی بیان کر دیتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا دعویٰ اسی قدر ہے نہ کم نہ زیادہ جو قرآن و حدیث سے آنے والے مسیح ابن مریم کے مقام کے متعلق ثابت ہو سکتا ہے آپ کے نزدیک یہ دعویٰ جھوٹا ہے۔ ہمارے نزدیک سچّا ہے۔ ہم نے علیٰ وجہ البصیرت آپ کے دعوے کو تسلیم کیا ہے۔ ہم نے قرآن و حدیث کے مقررہ پیمانوں سے تول ناپ کر اچھی طرح دیکھ لیا ہے کہ آپ وہی مسیح موعودؑ ہیں جن کی خبر مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی ہے اور ہم بفضل خدا دلائل سے اپنے فیصلہ کو صحیح ثابت کر سکتے ہیں۔ آپ بے شک ان دعاوی کو تسلیم نہ کریں۔ لیکن جس طرح ہمارا یہ حق نہیں ہے کہ ہم حکومت سے مطالبہ کریں کہ وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے اپنے دعاوی میں صادق ہونے کا اعلان کرے اور ان کو جھوٹا سمجھنے والوں کو کافر قرار دے۔ اسی طرح آپ کا بھی کوئی حق نہیں ہے کہ آپ حکومت سے یہ مطالبہ کریں کہ آپ کو جھوٹا اور آپ کے ماننے والوں کو ذمی اقلیت قرار دیا جائے۔ کیا یہ عقل کی بات نہیں ہے؟ "افلا تعقلون"

قرآن کریم میں سچے اور جھوٹے کو پرکھنے کے معیار موجود ہیں لیکن وہ ایسے ہیں جن کا تعلق اللہ تعالےٰ کی قدرت کے ساتھ ہے نہ کہ کسی حکومت کے اختیار کے ساتھ۔ ان میں سے ایک عظیم معیار یہ ہے کہ جھوٹے مدعی کو فروغ نہیں ہوتا یہ فیصلہ وقت ہی کر سکتا ہے جو اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے۔ عوام یا غلطار یا حکومت کے ہاتھ میں نہیں۔ ہر ایک فرد اپنے ایمان کا فیصلہ خود کر سکتا ہے۔ اس لئے خود آپکی عاقبت کے نقطہ نظر سے ضروری ہے کہ آپ کسی ایسے موعود ہونیکا ادعا کرنے والے کی مخالفت نہ کریں جس کا آنا قرآن و احادیث نبوی سے ثابت ہے اور جس کی آمد کے متعلق قرن اوّل سے لے کر آج تک مسلمان متفق چلے آئے ہیں۔ کیونکہ اگر ایسا مدعی سچا ہوا تو آپ کی عاقبت خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ اللہ تعالےٰ کے نزدیک بھی مخالف اور مجبور میں کچھ امتیاز ضرور ہے۔ اب آپ کا اختیار ہے اپنے متعلق جو فیصلہ چاہیں کریں۔

مودودی صاحب نے اپنے بیان میں فرمایا ہے:-

"اس بات سے کبھی کوئی مسلمان ناواقف نہیں ہو سکتا کہ ایک دعوئے نبوت ہو جانے کے بعد یہ ممکن نہیں رہتا کہ اس کے بارے میں غیر جانبداری یا تغافل کی روش اختیار کی جا سکے۔ اس کے بعد تو ناگزیر ہو جاتا ہے یا اسے مانئے یا جھوٹا قرار دیجئے جو اس کو مانے وہ لامحالہ تکذیب کرنیوالوں کے نزدیک کافر ہوگا کیونکہ جھوٹے نبی کو نبی ماننا کفر ہے اور جو اسکو نہ مانے وہ بلاریب ماننے والوں کے نزدیک کافر ہوگا کیونکہ سچے نبی کو جھوٹا کہنا کفر ہے"

جھوٹے نبی کو ماننا کفر ہے اس کے لئے مودودی صاحب کوئی قرآن و حدیث کی سند نہیں پیش کر سکتے اگر کر سکتے ہیں تو کریں۔ لیکن یہاں تو سوال یہ ہے کہ فرض کیجئے جو کچھ مودودی صاحب نے فرمایا ہے درست ہے تو کیا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کوئی حکومت کسی فرد اور جماعت کے کفر و اسلام کا فیصلہ کر سکتی ہے؟ یہ تو صرف اللہ تعالےٰ کا اختیار ہے کسی انسان۔ جماعت۔ عوام یا حکومت کا اختیار نہیں۔ اکثریت کا کیا حق ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان اور چھوٹی جماعت کو خارج از اسلام قرار دلانے کا مطالبہ حکومت سے کرے۔ تعداد کی زیادتی اگر کوئی اختیار رکھتی ہے تو ہر نبی کے مخالفین سچے ثابت ہوتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیوں حکومت احمدیوں کو مسلمان اور باقیوں کو کافر نہ قرار دے؟ اور اقتدار سے علیحدہ ہو کر ہمیں یہاں اسلامی حکومت بنانے کا موقع دے؟ مگر چونکہ ہم جانتے ہیں کہ حکومت کفر و اسلام کا فیصلہ نہیں کر سکتی ہم اس سے یہ مطالبہ نہیں کرتے ہیں کیا بالفرض سواد اعظم بالاتفاق یہ مطالبہ کرتا ہے کہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے تو اس کو محض تعداد کی اکثریت سے یہ حق کس طرح پیدا ہوتا ہے۔ اکثریت سے فیصلہ کرنا تو لادینی جمہوریتوں کا اصول ہے اسلام اس کو دھاندلی سمجھتا ہے۔ کیا حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ حق پر تھے یا وہ ہجوم جنہوں نے آپ کے مکان کو گھیر لیا تھا؟ کیا حضرت حسین علیہ السلام صداقت پر تھے یا وہ اکثریت جنہوں نے آپ کو اور آپ کے عزیزوں کو کربلا کے میدان میں گھیر کر شہید کر دیا تھا؟

مولانا! بات صرف ہم اتنی عرض کرنا چاہتے ہیں کہ کسی اکثریت کا یہ حق نہیں ہے کہ وہ اپنے آپکو مسلمان قرار دے کر ایک چھوٹی جماعت کو حکومت سے ذمی اقلیت قرار دلائے۔ اور نہ کسی اسلامی سے اسلامی حکومت کا اختیار ہے کہ ایسے مطالبات تسلیم کرے۔ کیونکہ کفر و اسلام کا فیصلہ صرف اللہ تعالےٰ ہی اپنی مختار سے کرتا ہے اور نہ کوئی حکومت کسی مدعی کو اپنے دعاوی میں سچا یا جھوٹا قرار دے سکتی ہے۔ خاص کر جبکہ مدعی کا دعوےٰ ایسے وجود کا ہو جس کے آنے کی خبر مخبر صادقؐ نے دی ہے اور قرن اول سے لے کر آج تک تمام مسلمان اس بات پر متفق ہیں کہ وہ وجود ذود یا بدیر ضرور ظہور کرے گا۔

اگر آپ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی آمد کے قائل نہیں تو جرأت دکھائیں اور روزنامہ تسنیم میں اعلان فرمائیں۔ کیا آپ میں جرأت ہے؟

تحریک جدید نے خود لاکھوں روپے کے نقصان کے باوجود مشرقی پنجاب سے آنے والے مہاجرین کو ان کی امانتیں واپس کر دی ہیں اس لئے روپیہ کی حفاظت کیلئے ہمیشہ تحریک جدید کی امانت کو یاد رکھیں۔

وکیل المال تحریک جدید

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام مسیح موعودؑ)

انڈونیشیا میں تبلیغ اسلام

عہدیداران جماعت اور مبلغین کرام کی کانفرنس۔ تین نئے مبلغین کا اضافہ

خدام الاحمدیہ کا تعلیمی و تربیتی کیمپ۔ تبلیغی جلسے و تقاریب

ششماہی رپورٹ از جنوری تا جون ۱۹۵۲ء

(از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم انڈونیشیا)

جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کی گذشتہ سالانہ کانفرنس (جو دسمبر کے آخر میں سماٹرا میں منعقد ہوئی) کی تفصیلی رپورٹ ایک عرصہ ہوا۔ احباب کرام کی خدمت میں پیش کی جا چکی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اس کے بعد احباب کی خدمت میں کچھ عرض کرنے کا موقع نہ مل سکا۔ چنانچہ معذرت کے ساتھ اب گذشتہ ۶ ماہ کی کارگزاری نہایت اختصار کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

ہماری گذشتہ سالانہ کانفرنس جس حد تک کامیاب رہی۔ وہ شائع شدہ رپورٹ سے ظاہر ہے مگر اس کی کامیابی حقیقی کامیابی اس وقت تک نہیں کہلا سکتی۔ جب تک کہ اس کانفرنس میں کئے گئے فیصلہ جات کو عملی صورت دینے کی طرف توجہ نہ دی جائے۔ چنانچہ یہ امر ضروری خیال کیا گیا۔ کہ تمام عہدیداران اعلیٰ اور مبلغین کرام کی ایک اور کانفرنس بعد میں بلائی جائے۔ جس میں کانفرنس کے فیصلہ جات کو عملی جامہ پہنانے کی طرف توجہ دی جائے۔ اور اس کے لئے ضروری انتظامات کئے جائیں۔ چنانچہ یہ اجلاس مورخہ ۱۱ر اپریل کو جاکرتا میں منعقد کیا گیا۔ جس میں مکرم جناب رئیس التبلیغ صاحب کی قیادت میں جملہ امور پر غور کیا گیا۔ ان امور میں سے ایک اہم امر تفسیر کبیر کے انڈونیشین زبان میں ترجمہ کرنے کے متعلق بھی تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پر کام شروع بھی ہو گیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

قبل اس کے کہ یہاں کی تبلیغی مساعی کا ذکر کیا جائے۔ بہتر معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہاں کے نظام اور جماعتی پھیلاؤ کا ایک سرسری سا نقشہ احباب کرام کی خدمت میں پیش کر دیا جائے۔ تا قارئین کرام یہاں کے حالات کو کسی قدر آسانی کے ساتھ اپنے تصور میں لا سکیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت ہماری جماعتیں سماٹرا۔ جاوا۔ سلیبس اور بالی تک پھیلی ہوئی ہیں۔ اور جماعتی نظام قریباً ۸ حصوں میں منقسم ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

(۱) سماٹرا کے شمالی حصہ میں ہمارا مرکز میڈان ہے۔ جو سماٹرا کا سب سے بڑا شہر ہے۔ مکرم مولوی زینی دحلان صاحب اس جگہ کام کر رہے ہیں۔

(۲) وسطی سماٹرا میں ہمارا مرکز پاڈانگ ہے۔ جو سماٹرا میں دوسرے درجہ کا بڑا شہر ہے۔ اس جگہ مکرم مولوی امام الدین صاحب کام کرتے رہے ہیں۔ آپ کے پاکستان جانے کے بعد اب اس جگہ حکیم مولوی عبدالرشید صاحب ارشد کام کر رہے ہیں۔۔

(۳) جنوبی سماٹرا میں ہمارا مرکز لاہت ہے۔ جہاں مکرم مولوی محمدؐ ایوب صاحب کام کر رہے ہیں۔

(۴) مغربی جاوا میں ہمارا مرکز جاکرتا ہے۔ جو دارالحکومت ہے۔ اور انڈونیشیا کا سب سے بڑا شہر ہے۔ مکرم جناب سید شاہ محمدؐ صاحب رئیس التبلیغ اسی جگہ مقیم ہیں۔ اور خاکسار بھی اب آپ کی معیت میں یہیں رہتا ہے۔ اسی مغربی جاوا میں دو خاص مقام پاڈانگ اور تسکملایا ہیں۔ جہاں مکرم مولوی عبدالواحد صاحب اور مکرم ملک عزیز احمدؐ صاحب کام کرتے رہے ہیں۔ مگر اب

(۵) مکرم مولوی عبدالواحد صاحب وسطی جاوا کے شہر اور مرکز جوگجاکرتا میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ اور

(۶) مکرم ملک عزیز احمدؐ صاحب تسکملایا سے مکاسر تشریف لے گئے ہیں۔ جو سلیبس کا صدر مقام ہے۔

(۷) مشرقی جاوا کا صدر مقام سرابایا ہے۔ جو اس علاقہ کا بڑا اور خوبصورت شہر ہے۔ اس جگہ مکرم مولوی محمدؐ زہدی صاحب کام کر رہے ہیں۔

(۸) آٹھواں حلقہ جس جگہ ہماری تبلیغی مساعی جاری ہیں۔ وہ بالی کا جزیرہ ہے۔ جہاں کی اکثر آبادی ہندو ہے۔ اس جگہ مکرم میاں عبدالحی صاحب کام میں معروف ہیں۔

آمد و رفت مبلغین

اللہ تعالیٰ کے فضل سے عرصہ زیر رپورٹ میں تین نئے مبلغین کا انڈونیشیا میں اضافہ ہوا ہے جبکہ صرف ایک مبلغ (مولوی امام الدین صاحب) اپنی چھ سالہ خدمات بجا لانے کے بعد واپس پاکستان تشریف لے گئے ہیں۔ مکرم مولوی محمدؐ زہدی صاحب ماہ فروری سے ملایا سے بمعہ اہل و عیال یہاں تشریف لائے۔ ماہ اپریل میں مکرم حکیم عبدالرشید صاحب ارشد اور خاکسار پاکستان سے یہاں آئے۔ احباب جماعت نے آنے والے مبلغین کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ اور جانے والے مبلغ کو محبت بھرے جذبات کے ساتھ الوداع کہا۔ اور جملہ مبلغین کی خدمت میں جماعت نے اہتمام کے ساتھ ایڈریس پیش کئے۔ مکرم مولوی امام الدین صاحب کی روانگی رات ۱۲ بجے بذریعہ ہوائی جہاز ہوئی۔ اس موقع پر بہت سے احباب نے رات جاگ کر ہوائی اڈہ پر اپنے بھائی کو الوداع کیا۔

جماعت کا خلوص

اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور پُرنور کی دعاؤں کے طفیل جماعت کے افراد اپنے اخلاص جماعتی نظام اور چندوں وغیرہ میں روز افزوں ترقی پر ہیں۔ بہت سے احباب خدا کے فضل سے یہاں ایسے ہیں۔ جو احمدیت کے ساتھ والہانہ الفت رکھتے ہیں۔ ان کے دل اس خواہش سے بے قرار ہیں۔ کہ کسی نہ کسی طرح وہ حضور اقدس سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت سے مشرف ہو سکیں۔ ان کے دل میں یہ خواہش بھی چٹکیاں لیتی ہے۔ کہ اگر حالات اجازت دیں۔ تو کچھ عرصہ وہ ربوہ کی زندگی سے بھی لطف اندوز ہوں۔ چنانچہ گذشتہ عرصہ میں جہاں بہت سے احباب نے زبانی اس خواہش کا خاص طور پر اظہار کیا۔ وہاں سات درخواستیں باقاعدہ طور پر اس بارہ میں موصول ہو چکی ہیں۔ مگر افسوس کہ ترسیل زر کی مشکلات کے باعث ان خواہشات کو تا حال عملی جامہ نہیں پہنایا جا سکا۔

احباب کے اخلاص کا اندازہ کچھ اس واقعہ سے لگایا جا سکے گا۔ کہ یہاں سماٹرا کے ایک دوست ہیں۔ جن کی خواہش تھی۔ کہ مکرم مولوی امام الدین صاحب کے ہمراہ اپنے دونوں بچوں کو ربوہ تعلیم کے لئے بھجوا دیں۔ یہ دوست یہاں ذی حیثیت احباب میں سے ہیں۔ (پاکستان کے لحاظ سے ان کا عہدہ کورٹ انسپکٹری کا ہے) ان کے اخلاص کا یہ حال تھا۔ کہ اپنے دونوں بچوں کو سماٹرا لے آئے۔ اور کوئی دو ڈیڑھ ماہ تک یہاں اس کوشش میں رہے۔ کہ کسی طرح ربوہ خرچ بھجوانے کی کوئی صورت ہو جائے۔ مگر جب ہر طرف سے مایوسی نظر آئی۔ تو ایک روز مغرب کے بعد احباب کے سامنے زار زار رونے لگے۔ کہ اب میں کہاں جاؤں۔ میرے لئے تو دنیا اندھیر ہو رہی ہے۔ میرا دل یہاں سے خالی ہاتھ واپس ہونے کو نہیں چاہتا۔ چنانچہ (مرکز کی منظوری سے) بمشکل ان کے ایک بچہ کو بھجوانے کا انتظام کیا جا سکا ہے۔ جو مکرم مولوی امام الدین صاحب کے ہمراہ ربوہ جا چکے ہیں۔ لڑکے کی عمر ۱۲ سال ہے۔ اور نام محی الدین۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ اس مخلص باپ کی نیک خواہش کو باحسن پورا فرماوے۔ اور اس کا لڑکا بڑا ہو کر اپنے خاندان کے لئے چشم و چراغ ثابت ہو۔ آمین۔

تحریک جدید

جماعت ہائے انڈونیشیا نے جس اخلاص کے ساتھ تحریک جدید کے مطالبہ میں حصہ لیا ہے۔ وہ در اصل اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے نتیجہ میں ہے۔ ورنہ بظاہر حالات ایک غریب جماعت کے وعدوں کا ایک لاکھ تین ہزار تک پہنچنا ایک بہت مشکل امر تھا۔ تحریک جدید کے وعدوں کے ضمن میں جس حد تک انسانی کوشش کا تعلق ہے۔ مکرم جناب رئیس التبلیغ صاحب کی توجہ اور کوشش کا بالخصوص اور مبلغین کرام اور مخلصین جماعت کی کوششوں کا بالعموم دخل ہے۔ مکرم جناب شاہ صاحب نے اسی غرض کے لئے اکیلے بھی۔ اور مکرم مولوی عبدالواحد صاحب کو ساتھ لیکر بھی مختلف جماعتوں کے متعدد دورے کئے۔ اور شبانہ روز اس کام میں مصروف رہے۔ چنانچہ جہاں تک وعدوں کا تعلق ہے۔ یہ مہم سر ہو چکی ہے۔ مگر در اصل اس مہم کا اہم حصہ ابھی باقی ہے۔ حقیقی خوشی اسی وقت حاصل ہوگی۔ جب ان وعدوں کی وصولی بھی سو فی صدی ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔ احباب کی خدمت میں بھی خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔

خدام الاحمدیہ

انڈونیشیا میں مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام گذشتہ سال ہی عمل میں آیا ہے۔ یہ تحریک گو ابھی ابتدائی حالات میں ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے نوجوانوں کے اندر ایک نمایاں تغیر نظر آ رہا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس نہایت ہی مفید تحریک کو صحیح رنگ میں ہم اگر عملی جامہ پہنانے میں کامیاب ہو سکیں۔ تو یہ تحریک نوجوانوں کی اصلاح کے سلسلہ میں ایک تیر بہدف ثابت ہوگی۔

امسال مکرم جناب رئیس التبلیغ صاحب کی تحریک پر خدام کے ایک تعلیمی اور تربیتی کیمپ کا انتظام کیا۔ یہ کیمپ ۲۰ روز تک جاکرتا میں جاری رہا۔ ۳۵ خدام ملک کے مختلف حصوں سے اس میں شریک ہوئے۔ ان میں بعض خدام سماٹرا سے بھی شرکت کے لئے آئے۔ خدام کا شوق اور یہ اخلاص قابل داد ہے۔ کہ خدام نے اپنی آمد و رفت اور قیام و طعام کے جملہ اخراجات خود برداشت کئے۔ یا بعض کے اخراجات وہاں کی لوکل جماعتوں نے ادا کئے۔ اس کیمپ کی مفصل رپورٹ علیحدہ احباب کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔

تبلیغی جلسے و تقاریب

عرصہ زیر رپورٹ میں تقریب معراج کے موقعہ پر قریباً قریباً ہر جماعت نے جلسہ کیا جس میں ہزاروں کی تعداد میں غیر احمدی احباب شامل ہوئے۔ پھر رمضان المبارک کی آمد پر مختلف جماعتوں میں جلسے منعقد کئے گئے۔ جس میں روزوں کی حکمت اور اور دیگر رمضان المبارک سے متعلقہ امور کو بیان کیا گیا۔ اس بارہ میں تسکملایا اور جاکرتا کے اجلاس خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جن میں غیر احمدی احباب بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اس کے علاوہ مبلغین کی آمد و رفت یا تبدیلی کے موقعہ پر بھی متعلقہ جماعتوں نے نہایت اہتمام سے جلسوں کا انتظام کیا۔ اور اس طرح اپنے پرخلوص جذبات کا اظہار کیا۔ (باقی)

آیت خاتم النبیین سے ہرگز وہ مفہوم نہیں نکلتا جو ہمارے مخالف لیتے ہیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ختم نبوت ہمارے عقیدہ سے ہی ظاہر ہوتی ہے

(از مکرم مرزا منظور احمد صاحب ایم۔ ایس سی۔ لیکچرار بیالوجی گورنمنٹ کالج ڈیرہ اسمٰعیل خان صوبہ سرحد)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آپ کے مخالفوں نے یہ بات مشہور کر رکھی تھی۔ کہ حضور علیہ السلام نعوذ باللہ ابتر ثابت ہوں گے۔ یعنی آپ کے بعد آپ کی کوئی نرینہ اولاد بھی باقی نہ بچے گی۔ جو آپ کی وفات کے بعد آپ کے مشن کو چلانے والی ہو سکے۔ اس لئے آپ کے بعد آپ کا پیش کردہ روحانی مشن نیست و نابود ہو جائیگا۔ مخالفین کا یہ اعلان اگرچہ نتائج کے لحاظ سے بے حقیقت تھا۔ مگر پھر بھی ترویری رنگ میں اور ظاہری طور پر سننے والوں کے شکوک کو بڑھانے کا باعث ہو سکتا تھا۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہو سکتا تھا۔ کہ خدا تعالیٰ کا بھیجا ہوا تو ناکام اور ابتر ہوتا اور صداقت کے یہ دشمن کامیاب اور بامراد۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورہ کوثر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا۔ ان شانئک ھو الابتر۔ کہ اے میرے رسول تو نہیں بلکہ تیرا بدخواہ دشمن دراصل ابتر اور خائب و خاسر ہو کر اس دنیا سے کوچ کرے گا۔ بظاہر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی نرینہ اولاد سب بچپن میں ہی فوت ہو گئی تھی۔ پھر ابتر کہتے بھی اسی کو ہیں جس کی اپنی نرینہ اولاد کوئی نہ ہو اور مقطوع النسل ہو۔ اس لئے لوگوں کے دلوں میں یہ شبہ اور وسوسہ پیدا ہو سکتا تھا کہ نعوذ باللہ معاندین کی بات تو سچ نکلی۔ اس وسوسہ کا ازالہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ احزاب کی اس آیت کریمہ سے کر دیا۔

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین وکان اللّٰہ بکل شئی علیما۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی ایک مرد کے بھی باپ نہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ اور اللہ ہر معاملے اور شئے کو خوب جانتا ہے۔ مطلب یہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے نبیوں سے ایک امتیاز حاصل ہے۔ وہ یہ کہ دوسرے نبی تو صرف رسول اللہ ہیں۔ مگر آپ رسول اللہ ہونے کے علاوہ خاتم النبیین بھی ہیں۔ اب اس امتیاز اور خصوصیت کی وجہ سے آپ کا پیش کردہ روحانی مشن کبھی بھی ماند نہیں پڑ سکتا۔ کیونکہ آپ کے اس اعزاز منصب کی بنا پر اب آپ کی ہی امت میں ایسے ذی عزت افراد پیدا ہوں گے جو آپ کی کامل اتباع سے نبوت تک کا درجہ پا کر آپ کے روحانی فرزند کہلائیں گے۔ کیونکہ وہ ہر حالت میں آپ کے ہی روحانی خط و خال اور نقوش کو پیش کرنے والے ہوں گے۔ ان معنوں میں آپ ان کے مصدق اور خاتم ہوں گے اور ہیں۔ یہ یاد رہے کہ مذکورہ بالا فرزندان عام فرزندوں سے ممتاز اور علیحدہ ہیں جو آپ کے رسول اللہ ہونے کی حیثیت سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو ہر معاملے کی تہ کو جانتا ہے خاتم النبیین کے الفاظ کو رسول اللہ کے بعد یونہی نہیں رکھ دیا۔ بلکہ انہیں یہاں ابوت کے مسئلہ کو حل کرنے اور اس کے مفہوم کو متحقق کرنے کے لئے بیان فرمایا ہے کیونکہ یہاں زیر بحث زیادہ تر ابوت کا ہی مسئلہ ہے۔ اس لحاظ سے خاتم النبیین کے الفاظ اپنے مفہوم کی وجہ سے ایک نئی روحانی اصطلاح ایک نیا روحانی امتیاز اور معراج بیان کرنے کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔ جس سے صرف حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی نوازے اور مصطفی کئے گئے ہیں۔

اگر اس آیت میں خاتم النبیین کے الفاظ سے نبیوں کے نبی یا نبیوں کے باپ مراد نہیں۔ بلکہ محض ختم کرنے کے معنے مراد ہوتے۔ تو اسی آیت میں لکن سے پہلے ہر قسم کی جسمانی ابوت کی نفی کیوں کی جاتی۔ عربی زبان کے قواعد تو ایک طرف رہے ہر زبان کا یہ قاعدہ اور اصول ہے۔ کہ اگر لکن سے پہلے ایسا فقرہ ہو۔ جس سے کسی چیز کی نفی کا پہلو نکلتا ہو۔ تو اس کے بعد کا فقرہ مفہوماً یا لفظاً ایجابی ہوا کرتا ہے۔ کیا کبھی کسی نے اردو میں بھی یہ فقرہ سنا ہے۔ کہ فلاں شخص کے کوئی بیٹا تو نہیں لیکن اس کی کوئی بیٹی بھی نہیں۔ اس طرح نہ تو فقرے کے لفظوں کی نشست ٹھیک بیٹھتی ہے۔ اور نہ ہی کلام بلاغت کی حد تک پہنچتا ہے۔ اس لئے یہاں یہ مفہوم درست ہو ہی نہیں سکتا۔ کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نرینہ اولاد بھی نہیں۔ اور آپ کے بعد آپ کی امت میں ایسے افراد بھی پیدا نہیں ہوں گے۔ جو آپ کو اور آپ کی تعلیم کو دنیا کے سامنے مکشوف اور مشہود کرائیں ان معنوں کی رو سے تو آپ نعوذ باللہ واقعی ابتر قرار پاتے ہیں۔ جو کہ منشاء الٰہی کے عین خلاف ہے۔

دراصل اگر اس آیت میں صرف ایک لکن کے لفظ پر ہی غور کیا جائے۔ تو کسی قسم کا اشکال باقی نہیں رہتا۔ عربی زبان کا یہ قاعدہ ہے کہ لکن کا لفظ جب کسی فقرے میں بولا جائے۔ تو اس سے کسی پیدا شدہ شبہ کا ازالہ مقصود ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ اس آیت میں جہاں لکن سے پہلے ہر قسم کی ابوت کی نفی کی گئی۔ تو وہاں یہ شبہ پیدا ہو سکتا تھا کہ مبادا بقول دشمنان اسلام آپ نعوذ باللہ ابتر ٹھہریں۔ اس کا ازالہ علیم کل نے لکن کے بعد رسول اللہ اور خاتم کے الفاظ سے کر دیا۔ اور جہاں لکن سے پہلے ہر قسم کی جسمانی فرزندگی کا انکار کیا گیا۔ وہاں لکن کے بعد النبیین کا لفظ فرما کر یہ ازالہ کر دیا۔ کہ یہ مت خیال کرو۔ کہ آپ نعوذ باللہ بے فرزند ہیں۔ اور آپ کے مشن کو زندہ رکھنے اور اسے دنیا کے سامنے پیش کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ کیونکہ آپ نہ صرف یہ کہ رسول اللہ ہی ہیں۔ بلکہ خاتم النبیین ہو کر نبیوں کے بھی باپ ہیں۔ اور یہی وہ خصوصیت ہے۔ جس سے صرف آپ ہی نوازے گئے۔ کوئی اور دوسرا رسول نہیں۔

اگر اس آیت میں خاتم النبیین سے ایجابی معنی مراد نہ لئے جائیں۔ بلکہ سلبی معنی مراد لیں۔ تو پھر یہاں ایک خلجان پیدا ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ اگر واقعی خاتم النبیین کا تعلق جسمانی ابوت کی نفی سے نہیں تھا۔ تو اسی فقرہ میں لکن کے بعد خاتم النبیین کا ذکر ہی کیوں کیا گیا ہے پس اسی نفی کے بعد خاتم النبیین کے الفاظ کا ذکر ہی بتا رہا ہے۔ کہ جہاں لکن سے پہلے ایک قسم کی ابوت کا انکار کیا گیا ہے۔ وہاں لکن کے بعد دوسری قسم کی ابوت کا اثبات کیا گیا ہے۔ اور ان دوسرے (خاص) قسم کے فرزندوں کو النبیین کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے دشمن کی تردید کر کے اور اسے اس کے قول میں جھوٹا ثابت کرنے کے لئے یہ فرمایا۔ کہ اگرچہ بظاہر جسمانی طور پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نرینہ اولاد تو نہیں۔ اور نہ آپ کا کوئی بیٹا ہے۔ مگر آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اور پھر رسول ہی نہیں بلکہ خاتم النبیین یعنی نبیوں کے باپ بھی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر معاملے کی کنہ کو خوب جانتا ہے۔

اس آیت میں جس قسم اور جس قبیل کی روحانی ابوت کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ روحانیت اور ماحصل کے لحاظ سے جسمانی ابوت سے کہیں زیادہ وقیع پر از اہمیت اور بہمہ رس ہے۔ کیونکہ اس طور سے آپ کی روحانی فیض رسانی کو صرف ایک گھر یا ایک خاندان تک محدود اور مخصوص نہیں رہنے دیا گیا .... بلکہ جسمانی ابوت کی نفی سے اور ساتھ ہی خاتم النبیین کے اثبات سے اس روحانی فیض رسانی کو عالمگیر اور آفاقی بنا دیا گیا ہے۔ گویا اس طرح آپ کے شرف و مجد اور ابوت کو غیر محدود کر دیا گیا۔

پہلے انبیاء صرف رسول اللہ تھے۔ مگر خاتم النبیین نہ تھے۔ مگر آپ رسول ہونے کے علاوہ خاتم النبیین کی صفت سے بھی متصف ہوئے ہیں۔ اس لئے اب جو شخص بھی فنا فی الرسول ہو کر روحانی اکتساب کرے گا۔ وہ بفضلہ تعالیٰ لائق ہوں تو نتیجہ تہم تک ترقی کرتے ہوئے آپ کے روحانی نقوش کو اپنے اندر جذب کر کے آپ کا حقیقی روحانی فرزند کہلا سکتا ہے۔ مگر آپ کے روحانی خط و خال، روحانی کمالات اور آپ کی مہر نبوت کو وہی پورے طور پر اپنے اندر جذب اور منقش کر سکتا ہے۔ جو اس امت میں خاتم الاولیاء ہوگا۔ یہ ایک امر حق ہے۔ جس کی بنا پر امت محمدیہ روحانی لحاظ سے خیر الامم ہے۔ اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم افضل الانبیاء۔ مگر افسوس بعض اصحاب امت محمدیہ میں اس قسم کے روحانی انعام کو یعنی ظلی اور ماتحت نبوت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے موجب ازالہ شان سمجھتے ہیں۔ اور ایک طرح روحانی انقطاع النسل کو موجب شان۔ فیا للعجب

درحقیقت ہمارے عہد کی یہی تو سب سے بڑی مصیبت ہے۔ کہ لوگ اتنی سی بات بھی نہیں سمجھتے اور مسلمان کہلا کے بھی خاتم النبیین کی ترکیب کو سلبی مفہوم میں لے رہے ہیں۔ اور اس طرح اسلام کے ازلی دشمنوں اور بدخواہوں کے مذموم خیال کو اپنا کر اس شبہ کو سچا اور پکا ثابت کرنے کی کوشش میں ہیں۔ جو آپ کے زمانہ میں آپ کے خلاف پھیلایا گیا تھا۔ حالانکہ وہ یہ نہیں جانتے۔ کہ اسی قسم کے شبہ کو رفع دفع کرنے کے لئے ہی تو اللہ تعالیٰ نے اس مذکورہ بالا آیت میں روحانی فرزندوں کو النبیین سے موسوم کیا ہے یا یوں کہئے کہ خاتم النبیین کے امتیاز کا اثبات کر کے امت محمدیہ میں روحانی برگ و بار، روحانی آبیاری اور روحانی نسل کو متحقق کیا ہے۔ پس جس طرح آپ رسول اللہ ہونے کے علاوہ خاتم النبیین ہیں۔ اسی طرح بعینہ آپ کے عام فرزندوں کے علاوہ خاص فرزند بھی ہوں گے اور ان دوسرے خاص قسم کے فرزندوں کو النبیین کہا گیا ہے۔ جن کے آپ خاتم اور مصدق ہیں۔ اور ویسے بھی وہ نبی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے بڑے سے بڑا رتبہ حاصل کرتا ہے وہ جلا ہے غیرت نہیں۔ کیونکہ وہ ایک بچے کی طرح ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جن کی برکت سے اسے وہ انعام ملا۔ اس کے بمنزلہ باپ کے ہیں۔ وہ روحانی بچہ روحانیت میں خواہ کتنی بھی ترقی کر جائے مگر وہ روحانی باپ سے نہیں بڑھ سکتا۔ "وہ گو یا وہ خاتم الانبیاء ہے۔ مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اس سے کوئی فیض نہیں۔ بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے۔ بجز اس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں مل سکتا۔"

جیسا کہ بار بار بیان کیا جا چکا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں جسمانی اور دنیوی ابوت کی نفی اور خاتم النبیین فرما کر روحانی ابوت کا احقاق کیا ہے۔ اس لئے آپ کے بعد صرف وہی آ سکتا ہے۔ جو فقط آپ ہی کا شاگرد ہوگا جس نے سب کچھ آپ ہی سے لیا ہوگا۔ اور

(باقی برصفحہ ۷)

وصایا:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کیجاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۳۰۹۶:- عنایت اللہ ولد جیون خان قوم قریشی پیشہ مرا نقش نویسی عمر ۶۹ سال بیعت ۱۹۱۱ء ساکن نارووال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ۳/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ایک مکان قادیان میں تھا وہ اب میرے پاس نہیں ہے۔ میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو بطور مرا نقش نویسی تقریباً مبلغ ۵۰/- روپیہ ماہوار ہے۔ میں اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: عنایت مرا نقش نویس نارووال ضلع سیالکوٹ گواہ شد۔ حمید اللہ عبد الحمید بٹ نارووال گواہ شد۔ محمد عبد اللہ پریذیڈنٹ نارووال

وصیت نمبر ۱۳۱۰۳:- نسیم اختر زوجہ چوہدری محمد اختر قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن گھڑیال کلاں ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ ۶/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ایکہزار روپیہ اور زیورات طلائی آٹھ تولہ اس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ اور اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ: نسیم اختر زوجہ چوہدری محمد اختر اور سیر لہر سنگھ ٹھیکری والہ ضلع لائل پور: گواہ شد۔ چوہدری عنایت اللہ و سرگ: گواہ شد: صوفی علی محمد انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۳۳۳۷:- ڈاکٹر عبد الرحمن ولد میاں شہاب الدین صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ڈاکٹری عمر ۴۴ سال بیعت ۱۹۲۰ء ساکن حال خیابانی بازار حیدرآباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا ایک مکان جدی اور ایک بیٹھک معہ صحن اور سفید زمین کے واقع کلیان ملکی جسکا احاطہ اندازاً ایک کنال سے زائد ہوگا قیمت اندازاً دو ہزار روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں یعنی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ میری ماہوار آمد یکصد روپیہ ہے۔ اسکا دسواں حصہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ اور میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی: العبد: ڈاکٹر عبد الرحمن خیابانی بازار حیدرآباد سندھ۔ گواہ شد۔ عبد الحمید آصف گواہ شد۔ عبد الرحیم

وصیت نمبر ۱۲۴۵۱:- عبد الواحد خان ولد رحمت خان قوم راجپوت پیشہ زمیندار عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۰۶ء ساکن لگی نوی ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۵/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کانی جائداد موضع کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ اس کے عوض میں جو جائداد پاکستان میں ملے گی۔ میں اس کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کردوں گا۔ بعد وصیت ایک گھماؤں زمین پاکستان میں بغرض کاشت ملی ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد یا سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ تاوفات داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد: عبد الواحد جو پہلی کاٹھ گڑھی بمقام لگی نوی ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ گواہ شد: محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال گواہ شد: عبد العزیز سیکرٹری تبلیغ جماعت لگی نوی

وصیت نمبر ۱۳۱۸۲:- مہر محمد ولد ملک امیر علی قوم دوکل پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن بھان امیر علی متصل روڈہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۹/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد جدی غیر منقولہ ۶/۱ بیگھہ زمین واقعہ بھان مذکورہ قیمتی مبلغ ۱۶۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم ادا کردوں۔ تو وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: مہر محمد بھان امیر علی مقام روڈہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا۔ گواہ شد: صدیق اکبر فرزند موصی۔ گواہ شد: محمد رمضان برادر موصی۔

وصیت نمبر ۱۳۱۸۳:- عبد اللہ ولد محمد حیات قوم بھلانا جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن بھان عبد اللہ روڈہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۹/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد جدی غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ چودہ بیگھے زمین واقع روڈہ قیمت ۱۴۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم ادا کردوں۔ تو وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع دفتر کو دیدوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: عبد اللہ ولد محمد حیات روڈہ ضلع شاہ پور معرفت حافظ ابوذر دیہاتی مبلغ۔ گواہ شد:- مہر محمد بقلم خود۔ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ

وصیت نمبر ۱۳۱۸۴:- جنت خاتون زوجہ عبد اللہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۶ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن روڈہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۹/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ یکصد روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ: جنت خاتون زوجہ عبد اللہ روڈہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا۔ گواہ شد: عبد اللہ خاوند موصیہ گواہ شد۔ حافظ ابوذر دیہاتی مبلغ

وصیت نمبر ۱۳۲۶۵:- عبد الحق ولد چوہدری محمد حسین قوم جٹ پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال بیعت خلافت ثانیہ ساکن ڈاوڈ ڈاکخانہ الیاں ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۳/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ تجارت پر ہے۔ میری ماہوار آمدنی قریباً ۳۰/- روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری وفات کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد: عبد الحق معرفت چوہدری محمد ابراہیم محرر دفتر وصیت ربوہ ضلع جھنگ گواہ شد: چوہدری محمد الدین کارکن دفتر وصیت گواہ شد۔ سید قمر الحق دفتر وصیت۔

وصیت نمبر ۱۳۳۳۶:- ناصرہ بیگم زوجہ غلام احمد خان ظہور قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ۵/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک جوڑہ کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ دو عدد انگوٹھیاں طلائی وزنی ۹ ماشہ ایک تمغہ طلائی وزنی ۹ ماشے۔ قیمت اندازاً ۲۵۰/- روپے اور ڈیڑھ ہزار روپیہ حق مہر جو بذمہ خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ لہذا کل جائداد ۱۷۵۰/- روپے کی ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ: ناصرہ بیگم بقلم خود معرفت چوہدری محمد بوٹا دوکاندار ربوہ ضلع جھنگ گواہ شد۔ غلام احمد خان ظہور انسپکٹر بیت المال خاوند موصیہ گواہ شد۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

وصیت نمبر ۱۳۴۱۰:- النبرہ صدیقہ زوجہ کبیر احمد بھٹی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۴ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ۵/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات گلوبند طلائی ۲½ تولے قیمت ۳۶۵/- روپے جھمکے طلائی ½ تولہ قیمت ۵۰/- روپے۔ انگوٹھیاں طلائی ۶ ماشہ قیمت ۵۰/- روپے۔ چوڑیاں طلائی ۲½ تولے قیمت ۲۲۵/- روپے۔ ٹاپس طلائی ۱۰ ماشے۔ قیمت ۱۴۷/- روپے۔ کل زیورات ۸ تولے ۱۰ ماشے۔ قیمت ۹۴۷/۱۵ روپے اور حق مہر مبلغ دو ہزار ۲۰۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جو جائداد ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامتہ: النبرہ صدیقہ زوجہ قاضی کبیر احمد بھٹی ۱۱۷/A سٹیلائٹ روڈ راولپنڈی گواہ شد: کبیر احمد بھٹی گواہ شد۔ نصیر احمد بھٹی

وصیت نمبر ۱۳۴۱۱:- کبیر احمد بھٹی ولد قاضی بشیر احمد صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ ۵/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں ہے۔ میرے والد صاحب میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں۔ میرا گذارہ ماہوار تنخواہ پر ہے۔ جو مبلغ ۱۴۰/- روپے ہے۔ اور الاؤنس ۴۵/- روپے ماہوار ملتا ہے کل مبلغ ۲۱۴/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ آمدنی کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جو جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ العبد: کبیر احمد بھٹی ۱۱۷/A روڈ۔ راولپنڈی۔ گواہ شد: عیانی رشید احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حلقہ ۲ راولپنڈی گواہ شد:- نصیر احمد بھٹی۔

وصیت نمبر ۱۳۳۸۶:- ملک محمد لطیف خان ولد ملک نیاز علی خان قوم ککے زئی پیشہ زمیندارہ عمر ۵۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ۲۴۵ ای۔بی ڈاکخانہ گگو ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ۲/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مال مویشی کی قیمت ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرے گذارہ کے لئے جو اس وقت پاکستان میں عارضی کاشت پر پانچ ایکڑ زمین ملی ہے اس کی آمد مبلغ ۴۰۰/- روپے سالانہ ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز میرے مرنے کے وقت جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: ملک محمد لطیف خان چک ۲۴۵ ای۔بی ڈاکخانہ گگو ضلع منٹگمری گواہ شد: عبد الرحیم چک ۲۴۵ ای۔بی گواہ شد۔ عبد الکریم چک ۲۴۵ ای۔بی

وصیت نمبر ۱۳۴۱۳:- عزیزہ بیگم زوجہ میاں عبد الرشید صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ورد شکے ڈاکخانہ کلاسکے ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ۲/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس وقت کوئی زیور ہے۔ صرف حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ جو میں وصول کرچکی ہوں اور میرے پاس نقد موجود ہے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد یا زیور وغیرہ اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع دیتی رہوں گی۔ اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائیداد ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ: عزیزہ بیگم بقلم خود زوجہ میاں عبد الرشید ساکن ورد شکے ضلع گوجرانوالہ گواہ شد: عبد الرشید احمدی خاوند موصیہ گواہ شد:- ابو الخیر برادر موصیہ

وصیت نمبر ۱۳۴۱۴:- زکیہ بیگم زوجہ قریشی محمد اکمل صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ ۱/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی آٹھ تولے ۶ ماشے مہر ۵۰۰/- روپیہ میں اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں اگر میری وفات پر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامتہ: زکیہ بیگم زوجہ قریشی محمد اکمل صاحب ربوہ گواہ شد: عطا محمود والد موصیہ گواہ شد: محمد اکمل قریشی خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۱۳۴۱۵:- اقبال بیگم زوجہ چوہدری بشیر محمد صاحب قوم جٹ گھمن پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ۶/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد زیورات کی صورت میں حسب ذیل ہے۔

(۱) ایک عدد بندی طلائی وزنی ۲ تولے ۷ ماشہ قیمت ۲۳۷/- (۲) ہار طلائی دو عدد وزنی ۱۲ تولے ۱ ماشے ۳ رتی قیمت ۱۲۰۰/- روپیہ

(۳) ایک جوڑی دست طلائی ۴ تولے ۱۱ ماشہ ۴ رتی قیمت ۴۵۰/- روپیہ (۴) ایک جوڑی چوڑیاں طلائی وزنی ۳ تولہ ۵ ماشہ ۴ رتی قیمت ۳۵۰/- روپے

(۵) دو جوڑی کانٹے طلائی وزنی ۲ تولے ۹ ماشہ ۶ رتی ۳۲۵/- روپیہ (۶) تین عدد انگوٹھی طلائی وزنی ایک تولہ ۷ رتی قیمت ۹۵/-

(۷) ایک عدد تکہ طلائی وزنی ایک تولہ دو ماشے ۴ رتی قیمت ۱۱۰/- روپے

کل میزان ۲۸ تولے گیارہ ماشے ۳ رتی قیمت ۲۷۳۰/- روپے اس کے علاوہ حق مہر ۱۰۰۰/- روپیہ جو میں اپنے خاوند سے وصول کرچکی ہوں اور سات ہزار روپیہ نقد کل آٹھ ہزار روپیہ ہے۔ جو میں نے قرضہ حسنہ کے طور پر اپنے خاوند کو دیا ہوا ہے۔ کل جائداد قیمت بمعہ زیورات دس ہزار سات سو تیس روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد اگر اس کے علاوہ اور کوئی جائداد بھی ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ الامتہ:۔ اقبال بیگم زوجہ چوہدری بشیر محمد صاحب مکان ۳۶۴/B کالج روڈ معرفت نشاط کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ راولپنڈی۔ گواہ شد:- بشیر محمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- مبارک احمد برادر موصیہ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ختم نبوت بقیہ صفحہ ۵

امتی ہوگا۔ ایسا نہیں آسکتا۔ جو غیر امتی ہو۔ یا جس نے منصب نبوت آپ کے توسط سے نہیں پایا۔ کیونکہ اس صورت میں وہ آپ کا روحانی فرزند نہیں کہلا سکتا۔ اور نہ آپ اس کے روحانی باپ۔ اس آیت کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے نہ صرف یہ کہ ماتحت نبوت کا اجراء ہی کیا ہے۔ بلکہ ایسی نبوت کا دروازہ بھی بند فرمایا ہے۔ جو نئی شریعت سے معنون ہو۔ یا بلا واسطہ ہو۔ کیونکہ اس طرح آپ کی روحانی ابوت ختم ہو جاتی ہے۔ پس یہ خیال کہ موسوی امت کے اسرائیلی مسیحؑ آسمان سے امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے آئیں گے۔ قرآن مجید اور خاتم النبیین والی آیت کی رو سے غلط ہے۔ کیونکہ اول تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام امت محمدیہ کے فرد نہیں۔ دوسرے یہ کہ انہوں نے رسول اکرمؐ کی روحانی فیض رسانی کے ذریعہ سے نہیں بلکہ براہ راست منصب نبوت حاصل کیا ہے۔ تیسرے یہ کہ جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ رسولاً الیٰ بنی اسرائیل۔ کہ وہ صرف بنی اسرائیل کے لئے رسول ہیں۔ نہ کہ امت محمدیہ کے لئے۔ اس لئے وہ امت محمدیہ کے لئے آ ہی نہیں سکتے۔ ورنہ یہ آیت غلط ٹھیرتی ہے۔ چوتھے یہ کہ ان کو قرآن مجید کی پیروی بھی حاصل نہیں۔ بلکہ ان کو انجیل دی گئی ہے۔ اس لئے ان چاروں صورتوں کی وجہ سے کسی ایک صورت میں بھی رسول اکرمؐ کے روحانی فرزند نہیں کہلا سکتے۔ پس جس طرح اللہ تعالےٰ نے ما کان محمد ابا احد من رجالکم کے فقرہ کے ذریعہ دنیاوی تعلقات میں متبنٰی والی رسم کو رد فرمایا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین میں ذیلی طور پر ایسے شخص کی فرزندگی کو بھی رد فرمایا ہے۔ جس کی نبوت رسول اکرمؐ کے توسط سے ثابت نہیں۔ اور ایسے ہی نبیوں کے متعلق رسول کریمؐ نے لا نبی بعدی فرمایا۔ کیونکہ اس قسم کے مستقل۔ غیر تابع اور غیر امتی نبیوں کے آنے سے پھر تو آپ کی روحانی ابوت اور خاتم النبیین والی خصوصیت ہی بے معنی ٹھیرتی ہے۔

مولوی غلام سرور صاحب آف فتح پور ضلع گجرات متوجہ ہوں

مولوی غلام سرور صاحب کے ذمہ قضائی فیصلہ کے بموجب مبلغ -/۳۱/ا۴ روپے تاحال واجب الادا ہیں جس کی ادائیگی کے لئے نظارت ہذا نے انہیں ان کے معلومہ پتہ پر لکھا۔ مگر نظارت کی محولہ چٹھی عدم پتہ ہو کر واپس موصول ہوئی۔ لہٰذا مولوی صاحب کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے موجودہ پتہ سے فوراً اطلاع دیں۔ نیز قضائی فیصلہ کی تعمیل میں بقایا زر ڈگری بھی فوراً ادا کریں۔ ورنہ ان کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی کی جائیگی۔

(ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ضروری اعلان

کیپٹن محمد یونس صاحب نوشکی بلوچستان کے ذمہ قضائی فیصلہ کے بموجب مبلغ -/۳۶۲ روپے عرصہ سے واجب الادا ہیں۔ جو تاحال انہوں نے ادا نہیں کئے۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا انہیں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ قضائی فیصلہ کی تعمیل میں فوراً زر ڈگری ادا کریں۔ ورنہ ان کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی کیجائیگی۔ نیز اپنے موجودہ صحیح پتہ سے بھی اطلاع دیں۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) ہم بہت پریشانی میں گھرے ہوئے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ احباب دعا فرمادیں۔ کہ خدا تعالیٰ ہماری مشکلات کو دور فرماوے۔ اور اپنا خاص فضل و احسان کرے آمین۔ عزیز احمد عزیز بلانکٹ ہاؤس کارخانہ بازار لائلپور

(۲) میری پیاری بچی امۃ العزیز بیمار ہے۔ علاج کے لئے اس کو لاہور لایا ہوا ہوں۔ نیز میں خود بھی درد گردہ سے بیمار ہوں۔ تمام احباب کرام سے خصوصاً صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار ڈاکٹر غلام غوث چرچ روڈ پرانی انارکلی بالمقابل پولیس سٹیشن لاہور

ولادت

شیخ نذیر احمد شفیع ٹانگانیکا (مشرقی افریقہ) کے ہاں ۱۲/۷/۵۲ تیسرا لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے سعید احمد نام رکھا۔ احباب نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

ماہ اگست ۱۹۵۲ء

فہرست خریداران جن کی قیمت ۱۰ اگست ۱۹۵۲ء سے ۱۰ ستمبر ۱۹۵۲ء تک ختم ہے

براہ کرم قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوایا کریں۔ وی۔پی کا انتظار نہ کیا کریں۔ منی آرڈر کے ذریعہ رقم بھجوانے میں آپ کو بھی فائدہ ہے۔ اور اس سے دفتر کو بھی سہولت ہوتی ہے۔ وی۔پی کا خرچ بچ جاتا ہے۔ وی پی کی رقم دیر سے دفتر میں پہونچتی ہے۔ اور کئی دفعہ رقم پھنس جاتی ہے۔ پھر وصولی میں بہت مشکل پڑ جاتی ہے۔ منی آرڈر کے ذریعہ رقم جلد پہنچ جاتی ہے۔ اور اخبار باقاعدہ جاری رکھا جاسکتا ہے۔ (منیجر الفضل لاہور)

نمبر	نام	تاریخ
۲۴۷۰۴	الحاج سے انفضل کریم صاحب	۱۴ اگست
۲۴۰۰۱	چوہدری فرزند علی صاحب	۱۱ اگست
۲۳۰۳۰	،، حیات محمد صاحب	۱۱ اگست
۱۲۴۸۶	سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ	۱۰ اگست
۲۳۹۰۰	مرزا اکرام احمد بیگ صاحب	۹ اگست
۲۴۴۰۵	محمد عبدالسلام صاحب	۱۶ اگست
۲۴۲۲۱	سلطان محمد صاحب	۹ اگست
۲۴۳۲۶	شیخ محمد اکبر صاحب	۱۱ اگست
۲۴۳۹۷	چوہدری ناصر احمد صاحب	۱۲ اگست
۲۴۱۹۷	ستارہ جبین صاحبہ	۱۲ اگست
۲۴۲۳۱	محمد عباس صاحب	۱۲ اگست
۲۳۸۸۴	نور دین صاحب	۱۰ اگست
۲۴۰۳۲	پیرزادہ مصباح الدین صاحب	۱۰ اگست
۲۴۳۵۵	مولوی کرم الٰہی صاحب	۱۲ اگست
۲۳۶۴۹	سید محمد مسعود صاحب	۱۲ اگست
۲۴۲۲۷	حکیم بشیر احمد صاحب	۱۳ اگست
۲۴۲۴۱	واحد بخش صاحب	۱۴ اگست
۲۳۷۴۳	قائم صاحب	۱۴ اگست
۲۰۲۳۶	خدا بخش صاحب	۱۴ اگست
۲۴۳۸۸	ملک عبدالرحمن صاحب	۱۴ اگست
۲۴۳۸۹	مستری اللہ دتا صاحب	۵ اگست
۲۱۷۶۴	اے، ایم، اے خان صاحب	۱۴ اگست
۲۴۲۳۳	محمد اعظم صاحب	۱۲ اگست
۲۱۸۹۸	مسجد فضل بھیرہ	۱۵ اگست
۲۱۴۹۲	حکیم فتح محمد صاحب	۱۵ اگست
۲۳۵۲۴	چوہدری علی اکبر صاحب	۱۵ اگست
۲۴۱۹۱	،، محمد اسلم صاحب	۱۵ اگست
۲۴۱۶۴	مبارک احمد صاحب	۱۵ اگست
۱۴۷۳۶	غلام محمد صاحب	۲۵ اگست
۲۳۴۷۵	ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب	۱۶ اگست
۲۳۲۴۴	منیر احمد صاحب	۱۶ اگست
۲۴۲۴۵	رائے علی اکبر صاحب	۱۶ اگست
۲۱۹۴۵	مشتاق احمد صاحب	۱۲ اگست
۲۲۲۴۶	سید غلام مصطفےٰ صاحب اڑیسہ	۱۲ اگست
۲۳۹۰۷	خواجہ محمد یوسف صاحب	۱۶ اگست
۲۴۲۴۷	چوہدری حفیظ احمد صاحب	۱۲ اگست
۲۱۸۶۴	بابو غلام رسول صاحب / بشیر احمد صاحب	۷ اگست
۱۲۱۹۲	محمد طیب صاحب	۷ اگست
۲۳۷۴۶	سید سردار حسین شاہ صاحب	۱۷ اگست
۲۴۳۳۹	سید عبدالحکیم صاحب	۱۷ اگست
۲۳۹۲۹	مرزا ظفر احمد صاحب	۲۷ اگست
۲۴۳۴۲	محمد طفیل صاحب	۱۷ اگست
۲۴۴۸۸	مختار بیگم صاحبہ	۱۶ اگست
۲۴۳۴۲	عبدالرشید صاحب	۱۷ اگست
۲۴۴۰۶	ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب	۱۸ اگست
۲۴۳۸۵	محمد شفیع صاحب	۱۸ اگست
۲۳۲۲۸	منشی محمد موسےٰ صاحب	۱۹ اگست
۲۳۲۳۱	ڈاکٹر محمد الدین صاحب	۱۹ اگست
۲۴۳۷۲	شیخ صلاح الدین صاحب	۲۹ اگست
۲۰۸۱۴	اللہ دین صاحب	۱۹ اگست

(باقی)

سرور انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کا نہایت سخت تاکیدی فرمان

مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے کہ اس کی بیعت میں داخل ہو جاؤ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے۔ (مسلم) یہ نہایت ہی سخت تاکیدی حکم ہے۔ احمدی جماعت کا فرض ہے کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے۔ اس کی آسان راہ یہ ہے کہ آپ اپنے علاقہ کے تعلیم یافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کے پتے روانہ فرمائیے۔ ہم یہاں سے ان کو مناسب لٹریچر روانہ کر دیں گے۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

مسلمانوں کو ملک و ملت کے ان دشمنوں سے خبردار رہنا چاہیئے جو انہیں باہم لڑا کر اسلامی مملکت کو برباد کرنا چاہتے ہیں

یہ جھگڑے ماضی میں کئی عظیم الشان اسلامی حکومتوں کی اینٹ سے اینٹ بجا چکے ہیں۔

روزنامہ "نوائے وقت" لاہور کا اداریہ

روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۳ جولائی سنہ ۱۹۵۲ء کے ایشوع میں مسلمانوں کی فرقہ وارانہ کشمکش کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

ہم مسلمانوں کے پڑھے لکھے افراد سے یہ پوچھتے ہیں کہ آخر وہ اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داری کو کیوں محسوس نہیں کرتے؟ اور اپنے ان پڑھ اور سادہ لوح بھائیوں کو کیوں نہیں سمجھاتے کہ اگر مسلمانوں میں یہ باہمی مناقشت اسی طرح جاری رہی تو مسلمانوں کا یہ نیا ملک پاکستان خدانخواستہ بالکل تباہ ہو جائے گا۔ کیا انہیں یہ معلوم نہیں کہ سپین میں مسلمانوں کی تباہی کا باعث ان کے باہمی جھگڑے ہی تھے؟ اور یہ ان جھگڑوں ہی کا نتیجہ ہے۔ کہ آج سپین میں ایک مسلمان بھی نہیں ملتا۔ حالانکہ مسلمانوں نے صدیوں اس ملک پر حکومت کی ہے۔ خلافت بغداد کی بربادی بھی مسلمانوں کے ان باہمی مناقشات کے باعث ہوئی۔ اور آپ کے اپنے زمانہ میں سلطنت عثمانیہ محض اس وجہ سے پارہ پارہ ہوئی کہ مسلمان مسلمان کا دشمن تھا۔ سپین، بغداد اور ترکان عثمانی کی سلطنتیں اپنے اپنے زمانہ میں دنیا کی طاقتور ترین سلطنتوں میں شمار ہوتی تھیں۔ اور ہم عصر یورپ ان کے دبدبہ اور ہیبت سے کانپتا تھا۔ مگر آج ان عظیم الشان سلطنتوں کے صرف کھنڈر باقی رہ گئے ہیں۔ مسلمانوں نے آپس میں لڑ جھگڑ کر اپنے ہاتھوں سے ان سلطنتوں کی اینٹ سے اینٹ بجائی ؛

وطن عزیز پاکستان سے محبت اور عقیدت بجا مگر ان سلطنتوں کے مقابلہ پر پاکستان کی حیثیت ہی کیا ہے۔ اس بچہ نے تو ابھی گھٹنوں چلنا بھی نہیں سیکھا۔ اور ہم خود اپنے ہاتھوں سے اس کا گلا گھونٹنے کے درپے ہیں۔ کیا وطن سے محبت اور عقیدت کا یہ تقاضا نہیں کہ پڑھے لکھے لوگ مسلمان عوام کو اس مہیب خطرہ سے آگاہ کریں ابھی پاکستان میں قومیت یا ملیّت کا شعور یکسر ناپید ہے ضرورت اس امر کی تھی کہ حکومت اخبارات سیاسی کارکن اور پڑھے لکھے لوگ عوام میں ملیّت اور قومیت کا شعور پیدا کرتے اور ہر شخص میں یہ احساس پیدا کیا جاتا کہ وہ مسلمان اور پاکستانی ہے۔ مگر ہماری قوم کن جھگڑوں میں الجھ گئی ہے؟ اور ان جھگڑوں کا کیا انجام ہوگا؟ جن خود غرضوں کے منہ کو لہو لگ چکا ہے۔ کیا وہ اسی پر اکتفا کریں گے؟ جن کی دوکان مسلمان کو مسلمان سے لڑانے کی وجہ سے چلتی ہے۔ کیا وہ شیعہ سنی کو ایک دوسرے سے لڑانے کے بعد یہ دوکان بند کر دیں گے؟ ہرگز نہیں۔ آج شیعہ سنی جھگڑا ہے۔ کل یہی لوگ سنیوں کو وہابیوں سے لڑائیں گے۔ پھر اہل حدیث اور اہل قرآن میں جنگ ہوگی۔ اور اگر یہی لیل و نہار رہے۔ تو کچھ عرصہ بعد پاکستان میں شیعہ، سنی، وہابی، چکڑالوی، بریلوی دیوبندی تو بہت مل جائیں گے مگر سیدھے سادے مسلمان اور پاکستانی چراغ لے کر ڈھونڈنے سے بھی نہ مل سکیں گے۔

شکر ہے کہ ارباب اقتدار میں سے دو اصحاب کو اللہ نے توفیق دی کہ وہ اس مسئلہ پر لب کشائی کریں۔ میاں ممتاز دولتانہ نے پسرور میں کہا ہے کہ

> "فرقہ وارانہ نفرت پھیلانا پاکستان کے وجود کے لئے تباہ کن ثابت ہوگا۔ جب بھارت میں مسلمانوں کا قتل عام جاری تھا۔ اور مسلمانوں کو ان کے گھروں سے نکالا جا رہا تھا تو کسی نے مسلمانوں کے بہتر فرقوں میں کوئی تمیز روا نہ رکھی تھی۔ اس کے برعکس سبھی نشانہ ستم بنے محض اس لئے کہ وہ مسلمان تھے"!

خان عبدالقیوم وزیر اعلیٰ سرحد نے مانسہرہ میں کہا ہے کہ "ماضی میں مسلمانوں کی سلطنتیں اسی وجہ سے تباہ ہوئیں کہ دوسروں نے ان مسلمان سلطنتوں میں انتشار کا بیج بو دیا۔ مسلمانان پاکستان کو ان تاریخی واقعات سے سبق حاصل کرنا چاہیئے اور اندرونی انتشار پیدا کر کے اپنی آزادی خطرے میں نہ ڈالنی چاہیئے۔ نئی اور پرانی سامراجی طاقتیں پاکستان کے وجود سے سخت ناخوش ہیں۔ وہ ہر ممکن ذریعہ سے اسے ختم کرنا چاہتی ہیں۔ بنگال میں زبان کا جھگڑا اسی قسم کا ایک بارود تھا۔ اب پنجاب میں اور دوسری جگہ علی درجہ بھک سے اڑ جانے والے بارودی جھگڑے کھڑے کر دیئے گئے ہیں۔

خدا کا شکر ہے کہ ارباب اقتدار اس خطرے سے آگاہ ہیں۔ جو ملک و ملت کو درپیش ہے۔ پھر وہ اس کا استیصال کیوں نہیں کرتے۔ اس معاملہ میں دورخی یا نیم دلانہ پالیسی ملک و ملت کے لئے تباہ کن ثابت ہو سکتی ہے۔ ارباب اقتدار کا فرض ہے۔ کہ حکومت کی مشینری کو اس خطرہ کے استیصال کے لئے استعمال کریں۔ تبلیغ اور تشہیر کے بے شمار ذرائع حکومت کے پاس ہیں۔ یہ ذرائع اس کام آنے چاہئیں کہ مسلمان عوام کو یہ بتایا جائے کہ ماضی میں دنیا کے ہر خطہ میں مسلمانوں کے باہمی جھگڑے ہی ان کی تباہی و بربادی کا باعث بنے۔ اب پاکستان کو بھی (جیسا کہ قیوم صاحب اور دولتانہ صاحب دونوں نے فرمایا ہے) یہی خطرہ درپیش ہے۔ مسلمان عوام کو ملک و ملت کے ان دشمنوں سے خبردار رہنا چاہیئے۔ جو مسلمان کو مسلمان سے لڑا کر اس نوزائیدہ اسلامی مملکت کو برباد کرنا چاہتے ہیں۔

تبلیغ و تشہیر کے ذرائع کے علاوہ قانون کی قوت بھی حکومت کو حاصل ہے۔ آخر وہ قوت جائز اور نیک مقصد کے لئے کیوں استعمال نہیں کی جاتی دولتانہ صاحب نے بعض سرگرمیوں کے متعلق صاف لفظوں میں یہ کہا ہے کہ وہ پاکستان کے وجود کے لئے تباہ کن ہیں۔ اور قیوم صاحب نے صرف یہی نہیں یہ بھی اشارہ کر دیا ہے۔ کہ بعض نئی اور پرانی سامراجی طاقتیں پاکستان کے وجود پر سخت ناخوش ہیں۔ اور وہ ہر ممکن ذریعہ سے اسے ختم کرنا چاہتی ہیں۔ اور یہ خطرناک سرگرمیاں اسی ناپاک مہم کے ہتھیار ہیں۔ اگر یہ بات ہے تو ارباب اقتدار کے اختیارات ملک و ملت کے ان بدترین دشمنوں کے خلاف حرکت میں کیوں نہیں آتے۔ جو ایسی سرگرمیوں میں مصروف ہیں جو خود ارباب اقتدار کے قول کے مطابق ملک کے لئے تباہ کن ہیں؟

حیرت ہے کہ جائز سیاسی اختلاف کا اظہار کرنے پر تو زبان کٹتی ہو۔ مگر ان عناصر کو جو ملک کو برباد کر دینے والی سرگرمیوں میں مصروف ہوں کھلی چھٹی ہو۔ اس کی وجہ دورخی ہے یا نیم دلی اور کمزوری؟

خدارا اب بھی آنکھیں کھولئے ورنہ جب پانی سر سے گزر گیا۔ تو پھر جاگنے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ ملک اپنی زندگی کے ابتدائی چند سال بعد ہی تباہی کے موڑ پر پہنچ گیا ہے۔ اور اس کے ذمہ دار ہمیں لوگ ہیں۔ یہ آگ ہم نے لگائی ہے۔ اب اگر نیک نیتی کے ساتھ ملک کو بربادی سے بچانا مقصود ہے تو ہم سب کا۔ — صرف حکومت کا نہیں — حکومت۔ لیڈروں۔ اخبارات علمائے کرام پڑھے لکھے افراد سب کا فرض ہے کہ وہ اس آگ کو بجھانے کی کوشش کریں۔ ورنہ یاد رکھیئے شیعہ سنی۔ وہابی۔ کسی کا گھر محفوظ نہیں ؎

جو ڈوبی یہ ناؤ تو ڈوبو گے سارے

تعلیم الاسلام کالج لاہور کے نتائج ایم۔اے۔ ایم۔ایس۔سی

تعلیم الاسلام کالج لاہور سے مختلف امتحانات یونیورسٹی میں پاس ہونے والے طلباء کے ایم۔اے۔ ایم۔ایس۔سی کے نتائج درج ذیل ہیں جن کے نتیجے اس وقت تک نکل چکے ہیں۔

نمبر شمار	نام طالب علم	ڈگری	مضمون
۱	اقبال احمد	ایم۔اے پریویس	تاریخ
۲	خالد احمد	آنرز سکول	کمسٹری
۳	محمد اسلم باجوہ	بی۔ایس۔سی آنرز	اسٹرانومی
۴	ظفر احمد	بی۔اے آنرز	عربی
۵	حمید احمد خان	ایم۔اے (پریویس)	سٹیٹسٹکس
۶	محمد ذکریا	" "	"
۷	محمد شریف خان	ایم۔ایس۔سی فائنل	کمسٹری (ڈیک)
۸	ملک مبشر احمد	ایم۔ایس۔سی (پریوئیس)	" "
۹	نورالدین احمد	" "	" (پیوڈ)
۱۰	محمد ایوب	" "	" "
۱۱	افتخار الدین	ایم۔اے (پریو)	ہسٹری

ان کے علاوہ بعض مضامین کے نتائج کا ابھی یونیورسٹی سے انتظار ہے۔

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۳